سوال

(15)حکومت کے قانون کے مطابق زمین کو سالانہ لگان اور آبیانہ وغیرہ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

س(1) : زید زراعت پیشہ آدمی ہے سالانہ بیج اور مزدوری ودیگر مصارف کھیتی پر 50 من پختہ غلہ اصل راس المال سے زید کو لگانا پڑتا ہے 2050 من غلہ پیدا ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا 50 من جو کھیتی پر بسلسلہ بیج ومزوردی خرچ ہوتا ہے اسے الگ کرلینے کے بعد صرف 2000 من غلہ کا عشر ادا کرے یا پوری پیدوار 2050 من عشر ادا کرے؟

س(2) : موجودہ حکومت کے قانون کے مطابق زمین کو سالانہ لگان اور آبیانہ وغیرہ کھیتی لینا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ لگان اور ٹیکس زمین کے سلسلے میں جتنی رقم سالانہ ادا کرنی پڑتی ہے غلہ کی پیداوار میں سے اس کے حساب سے غلہ مجرا کرلینے کے بعد عشر یا نصف عشر ادا کیا جائے یا بغیر مجرلئے پوری پیداوار کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔

س(3) : ہمارے یہاں یہ طریقہ رائج ہے کہ جنس تیار ہونے سے پہلے ضرورت مند آدمی بھاؤ اوروقت مقرر کرکے مہاجن سے جنس پر روپیہ لے لیتے ہیں۔ جسے بیع سلم کہا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ غلہ پیدا ہونے کے بعد مہاجن کے ہاتھ بیچے ہوئے غلہ کو ادا کردینے کے بعد باقی کا عشر ادا کیا جائے یا کل غلہ میں سے پہلے عشر یا نصف ادا کردیا جائے پھر عشر یا نصف عشر ادا کیا جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ج(1) : صورت مسؤلہ مفصلہ میں زید کل غلہ 2050 من کا عشر ادا کرے اخراجات ومصارف کھیتی 50 من منہا کرکے عشر نہ ادا کرے۔ نقصان زکوۃ یعنی تقلیل واجب میں موثر فقط مونہ سقی ہے۔ باقی بیج حرث ارض حصادتا بیر جذاذ وقطاف تخفیف دیاس وغیرہ موثر فی تقلیل الزکوۃ نہیں ہیں۔ عہد نبوت وخلافت میں بھی حصاد جذاذ دیاس حرث (اثارہ) ارض القاء حب وبذر تابیر وغیرہ کے کام اجرت دے کر کرائے جاتے تھے لیکن کسی ایسی مرفوع صحیح یا ضعیف حدیث یا اثر کا مجھ کو علم نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ کھیتی کے مصارف واخراجات مذکور کسی موثر فی تنقیص الزکوۃ ہیں

ہذا ما عندي ومن یدعی ومن یدعی خلاف ذلک فلیات بنص او اثر دل علی دعواہ

ج(2)خراج شرعی کے وضع کرنے یعنی : مجرا کرنے کے بعد ما بقی کا عشر یا نصف عشر ادا کرنا ذیل میں درج کردہ اثر سے ثابت ہے لیکن موجود لگان چونکہ خراج شرعی نہیں۔ اس لئے ہر سال کے غلہ سے لگان مجرلئے بغیر کل پیدوار سے عشر یا نصف عشر ادا کیا جائے

عن ابراہیم بن ابی عبلۃ قال : کتب عمر بن عبدالعزیز الی عبداللہ بن ابی عوف عاملہ علی فلسطین فیمن کانت یدہ أرض یحرثہا من المسلمین ان یقبض منہا جزیتہا ثم یاخذ منہا زکوۃ ما بقی بعد الجزیۃ قاب ابن عبلۃ : انا ابتلیت بذلک ومنی اخذ ذلک (الاموال ص :90(236)کتاب الخراج ص :126)

ج (3) بیع سلم اور سلف عہد نبوت وخلافت میں بھی ہوتی تھی۔ لیکن کسی ایسی مرفوع روایت کا مجھ کو علم نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا کہ مسلم الیہ اپنی پیداوار سے مسلم فیہ الگ کرنے کے بعد نصاب کا لحاظ کرتا ہو۔ اور اسی مابقی کی زکوۃ دیتا ہو۔ عشر ادا کرنے کا حکم مطلقاً آیا ہے اور اس اطلاق کے خلاف کوئی نص نہیں ہے شافعیہ مالکیہ حنفیہ سب متفق ہیں کہ کسی قسم کا قرض پیداوار زمین کی زکوۃ کم کرنے میں مؤثر نہیں ہے وہذا الحق عندي خلافا واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ